دنیا طلبی کا بحران

خدا طلبی کی بجائے اب یہ دنیا طلبی کا دور ہے۔ اور اس سے کہیں زیادہ زور شور کے ساتھ آیا ہے۔ اس مغربی تہذیب و اقتدار کے دور میں دنیا طلبی اور شکم پری کا جو طوفان آیا ہے۔ اس کے لئے بحران و ہذیان سے کم الفاظ کفایت نہیں کرتے، مال و دولت کی ایک نہ مٹنے والی بھوک اور ایک نہ بجھنے والی پیاس ہے۔ جس کو جوع البقر کہئے یا استسقاء کا مرض، ہر طرف "ھل من مزید" کی صدا بلند ہے۔ زندگی کی ہوس اتنی بڑھ گئی ہے۔ اور معیار اتنا بلند ہو گیا ہے کہ مسافر طمع کو کسی منزل پر قرار اور طائر ہوس کو کسی بام بلند پر بھی آشیانہ نہیں، دولت اور عزت و جاہ کی کوئی بڑی سے بڑی مقدار اور اونچی سے اونچی سطح تشفی کے لئے کافی نہیں۔

مغربی تہذیب و اقتدار کے اس دور میں درحقیقت نہ علم کا حقیقی ذوق ہے، نہ دین کا، نہ کوئی اور ذوق لطیف کام کر رہا ہے۔ بالشت بھر پیٹ نے زندگی کی ساری وسعت گھیر لی ہے۔ عالم خیال میں کتابیں تصنیف کرنے والے خوش فکر مصنفین جو چاہیں لکھیں، عملی زندگی میں اس وقت صرف ایک قوت محرکہ اور ایک زندہ حقیقت پائی جاتی ہے۔ اور وہ پیٹ ہے یا جیب ہے۔

مسٹر جوڈ کا قول صرف یورپ ہی کے متعلق صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ساری مغرب زدہ دنیا کے متعلق صحیح ہے:۔

> "جو نظریۂ حیات اس زمانہ پر مستولی اور غالب ہے۔ وہ اقتصادی نظریہ اور ہر مسئلہ اور معاملہ کو پیٹ یا جیب کے نقطۂ نظر سے دیکھنا اور جانچنا ہے۔"

کسی زمانہ کے ذوق اور رجحان عام اور حقیقی مسئلہ زندگی کا صحیح اندازہ ان کتابوں سے نہیں ہوتا جو اس زمانہ میں تصنیف کی جاتی ہیں۔ (اگرچہ عام ذوق و رجحان کے اثرات سے کتابیں بھی محفوظ نہیں ہوتیں اور وہ کئی کئی پردوں سے بھی جھلکتا ہے۔) لیکن بعض اوقات یہ مصنفین اپنے انفرادی ذوق یا قوم

کی کسی مختصر جماعت کے رجحان کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات واقعات کی بجائے اپنی خواہشات کو واقعات کے طور پر پیش کرتے ہیں، زمانہ کے ذوق اور رجحان کا حقیقی اندازہ روز مرہ کی زندگی بے تکلف گفتگو، مجالس کے موضوع سخن اور لوگوں سے ملنے کے بعد ہوتا ہے۔ بقول اکبر مرحوم ؎

نقشوں کو تم نہ جانچو لوگوں سے مل کے دیکھو
کیا چیز جی رہی ہے کیا چیز مر رہی ہے

اس اصول پر ریل کے طویل سفروں میں، صبح و شام کی سیر میں چائے اور کھانے کی میز پر پارک اور سیر گاہوں کے سبزہ اور نشستوں پر، احباب و رفقاء کی بے تکلف گفتگو کے موقع پر کان لگا کر سنئے کیا موضوع ہے۔؟

تنخواہوں کی کمی بیشی، افسروں کی رضامندی و نارضامندی، حکام کا تبادلہ اور ان کے مزاج و معاملہ پر تنقید، تجارتوں کا منافعہ، ٹھیکوں کے احکامات، بینکوں کے حسابات شرح سود، کمپنیوں کے حصص، انشورنس کمپنی کی پالیسی، پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ، سبکدوشی کے بعد ملازمت کے امکانات فتوحات کے واقعات، خوش قسمتوں پر رشک، بدقسمتوں پر تاسف، اور اسی قبیل کی باتوں کے سوا آپ کوشش کے باوجود بھی کوئی موضوع گفتگو نہیں پائیں گے

یا پھر سیاسی حالات اور اُن پر تبصرہ لیکن کسی اخلاقی نقطۂ نظر سے نہیں کسی نظام فاسد پر اخلاقی تنقید اور کسی نظام صالح کی تمنا کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔

مغرب اس بارہ میں امام ہے۔ اور ہندوستان کے ہندو اس "معاشی ہمہ اوست" میں اس کے قدم بقدم، اور افسوس ہے کہ مسلمان بھی اب اس کے نقش قدم پر ہے۔

حضرت شیخ الحدیث کی صحت

جیسا کہ پچھلے پرچہ سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کے مرض ذیابیطس (شوگر) میں اضافہ کی وجہ سے انہیں ہسپتال داخل کیا گیا تھا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ ۲۳ جولائی سے ۱۵ اگست تک ۲۵ روز پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں رہے۔ اب بحمد اللہ مرض میں قدرے افاقہ ہے۔ ذیابیطس اور آنکھوں کا علاج گھر پر جاری ہے۔ اس کے ساتھ دورۂ حدیث شریف کے اسباق کی پڑھائی بھی آپ نے شروع کر دی ہے تاہم مرض کا پورا ازالہ نہیں ہوا۔ تمام حضرات سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ حضرت کی علالت اور دوران قیام ہسپتال میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں احباب اور مخلصین اور ہر طبقہ کے افراد نے دور دراز سے تیمارداری کے اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار فرمایا، بے شمار افراد خطوط اور تاروں کے ذریعہ حالات دریافت فرماتے رہے۔ اسکے علاوہ جگہ جگہ مساجد اور مدارس میں اہل علم اور عام مسلمانوں نے دعاؤں کا اہتمام کیا۔ نیز ہسپتال کے عملہ اور لائق ڈاکٹروں نے آپکے علاج معالجہ میں نہایت محبت اور دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ نے ان تمام محبین و مخلصین کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور سب حضرات کے سرخروئی دارین، عافیت تامہ اور رفع درجات کیلئے دعا فرمائی ہے۔

(احقر سلطان محمود ناظم دفتر اہتمام)